ڈاکٹر فوزیہ فیاض

ہیڈ، اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز، یونیورسٹی آف سیالکوٹ ۔

ڈاکٹر مشتاق عادل

ہیڈ شعبہ اردو، یونیورسٹی آف سیالکوٹ۔

نعیم قیصر الازہری

لیکچرر اسلامیات یونیورسٹی آف سیالکوٹ۔

اقبال کی شاعری میں مسجد بطور استعارہ۔۔۔۔ تجزیاتی مطالعہ

Dr. Fouzia Fiaz
Head, Assistant Professor, Islamic Studies, University of Sialkot.
Dr. Mushtaq Adil
Head Department of Urdu, University of Sialkot.
Naeem Qaisar Alazhari
Lecturer Islamic Studies, University of Sialkot.

Use of Mosque as “Metaphor“in Iqbal’s poetry

The role of mosques In Islam is not only the manifestation of worship but there are evidences of religious lenience, tolerance and interfaith harmony in it. In the past, as seminaries, mosques have contributed a lot to nouriting individuals. Iqbal is reknown poet who has specifically used mosques as metaphor in his work of poetry. In Iqbal’poetry, layers of meaning are hidden in his verses and these meanings have treasure of interpretation. This research figures out that how much the mosques are helpful to create interfaith harmony, social linence and tolerance in present chaotic age as well as in character building of society fellows? This study also highlights the pivot role of mosques according to the academic and theoretical analysis. On the other hand, It will also explain that why Iqbal has used mosque as “Metaphor’’ and through this what kind of message is delivered to Muslim Ummah.It will also explained the different meanings of mosques as “ Metaphor”in the Iqbal’work of poetry.

Keywords: *Islam. Iqbal. Mosque. Metaphor.*

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تعارف موضوع:

مذہبی رواداری کا قیام آج دنیائے انسانیت کا سب سے اہم اور توجہ طلب مسئلہ ہے۔ پیغمبر اسلام ﷺ کی سیرت کی تعلیمات تا قیامت باعث تقلید ہیں کیونکہ آپ ﷺ کی سیرت کو قرآن نے "اسوہ حسنہ" قرار دیا ہے اور ویسے بھی کسی بھی نبی کے مکمل اور مستند حالات زندگی تاریخ میں موجود نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے اپنے اقوال، افعال اور تربیتی لائحہ عمل کے ذریعے امت مسلمہ کے نوجوانوں میں تطہیر قلب و نفس کے ساتھ ساتھ اسلامی تہذیب کے انفرادیت و اہمیت کو بھی اجاگر کیا۔ جس کے شواہد ہمیں خاص طور پر اقبال کی شاعری میں ملتے ہیں۔ اقبال نے اپنی شاعری میں نہ صرف بطور استعارہ مساجد کی اہمیت کو بیان کیا بلکہ مذہبی رواداری کے قیام میں بھی اپنی شاعری کے ذریعے حصہ ڈالا۔

اسلام میں بزرگی اور فضیلت کا معیار صرف اور صرف تقویٰ پر ہے یہ تکریم انسانیت کا دین ہے۔ اقبال کی شاعری نے نوجوان نسل کو مذہبی ہم آہنگی کی طرف بلایا اور قرآن و سنت سے قریب کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے رنگ، نسل اور خاندان کے بجائے قرآن میں انسان کی فضیلت کا معیار صرف اور صرف تقویٰ کو بنایا ہے:

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ[۱]

آپ ﷺ نے عقائد و اعمال کی تبلیغ کے ساتھ بالخصوص کردار کی تربیت پر زور دیا اور فرمایا؛ تم میں سے بہترین مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں[۲]۔ آپ ﷺ نے بالخصوص مساجد میں تربیتی لائحہ عمل اختیار کیا جس کی سب سے عمدہ مثال ہمیں صفہ کے چبوترے میں قائم تدریسی عمل سے ملتی ہے۔ ۷۰ کے قریب اصحاب رسول ﷺ یہاں تبلیغ و دیگر امور تدریسیہ کے لیے موجود رہتے۔[۳] مساجد کے حوالے سے پیغمبر اسلام ﷺ کا تربیتی لائحہ عمل دنیا میں انقلاب پیدا کر گیا کیونکہ اس میں بطور رول ماڈل آپ ﷺ نے اپنے آپ کو امت کے سامنے رکھا اور جس بات کی دوسروں کو تبلیغ کی خود بھی اس پر عمل کر کے دکھایا۔

آپ ﷺ کی تربیت کے درج ذیل نمایاں خصائص ہیں:

- اخلاص و مساوات
- امت کے ہر فرد کی خیر خواہی
- دارین کی فلاح کا حصول

- اسلام کا انفرادی تشخص
- بحیثیت امت واحدہ معاشرے کی تشکیل
- اسلامی تہذیب کی تقلید

اخلاص و مساوات کا مظہر:

مسجد خدا کا گھر ہے جہاں ہر انسان اپنی خاندانی بزرگی، مالی حیثیت اور عہدے سے بالاتر ہو کر ایک صف میں اپنے رب کے حضور عاجزی اختیار کرتا ہے۔ پیغمبر اسلام نے انسان کو ہر نسل، مذہب، ملت سے بالاتر ہو کر رشتہ انسانیت کی حیثیت سے عزت عطا فرمائی۔ "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے حقوق کا بھی خیال رکھا۔

دیگر مذاہب اور خیر خواہی:

آپ ﷺ نے دین کی تعریف ہی خیر خواہی سے کی فرمایا: **الدین نصیحه**[٤]

اسی لئے یہ دین تا قیامت جاری رہے گا کہ اس میں لوگوں کے لیے بھلائی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاَمَّا مَا يَنْفَعُ النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ° یعنی دین اسلام پر عمل میں ہی تمام انسانیت کے لئے بقا اور سلامتی ہے۔ اس لئے پیغمبر اسلام ﷺ غیر مسلموں کے اسلام لانے پر انتہائی حریص ہوتے یونہی ان کو کفر میں بڑھتا دیکھ کر غمگین ہو جاتے تو بارگاہ الٰہی سے تسلی و تشفی کی صدا آتی:

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ[٦]

مسجد قبا اور درس و تدریس:

نبی ﷺ امت کے نوجوانوں کی تربیت کا اہتمام ان کی دنیا کے ساتھ آخرت میں کامیابی کو سامنے رکھ کر کیا کرتے باقاعدہ مساجد میں صحابہ کرام کے لئے تدریس و تعلیم کا اہتمام ہوتا اور صحابہ کرام علم کے ساتھ ساتھ رسول اللہ کے اسوہ حسنہ کا مشاہدہ بھی کرتے۔

مساجد کا انفرادی تشخص:

محمد رسول اللہ ﷺ نے اسلام کو بحیثیت دین امت مسلمہ کو منفرد شناخت عطا فرمائی جس کی بنیاد پر مسلمانوں کی عبادت گاہوں یعنی مساجد کو فوقیت حاصل ہے دور رسالت میں مساجد محض عبادت کے لیے نہیں بلکہ سیاسی، معاشرتی، عسکری امور کے لیے بھی استعمال کی جاتی تمام امور کی مشاورت، رائے دہی، اور علمی و عملی معاملات

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

میں مساجد کو ہی مرکزی حیثیت حاصل تھی یہاں تک کہ دیگر ملکوں سے وفد بھی مساجد میں آپ ﷺ سے ملاقات کرتے اور اسی وجہ سے مغرب کو اسلام کے مذہبی نظام سے سب سے بڑا خطرہ ہے۔(۷)

سیرت ﷺ میں مذہبی رواداری کے شواہد اور اقبال کے افکار کا جائزہ:

ریاست مدینہ کے قیام نے تمام دنیا میں بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری پیدا کرنے میں عظیم الشان کردار ادا کیا اور آپ ﷺ کی سیرت میں موجود یہی وہ نظریاتی پہلو تھا جس نے مسلمانوں کو اپنی منفرد مذہبی اور ثقافتی پہچان رکھنے کے باوجود مذاہب دیگر کے پیروکاروں کے ساتھ مشارکت اور سماجی تعلقات قائم کرنے کی استعداد پیدا کر دی اس حوالے سے مساجد کو ہمیشہ مرکزی حیثیت حاصل رہی۔ اور یہی وہ قوت تھی جس کی وجہ سے پیغمبر اسلام ﷺ نے اپنی عملی کوششوں کی بدولت عالمگیر امن اور پائیدار استحکام کی بنیادوں پر بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری کی ایک ایسی عمارت قائم کر دی جسے دنیا کی کوئی قوم اور تہذیب زمین بوس نہ کر سکی۔ اسی کا ذکر اقبال نے اپنی شاعری میں مختلف مساجد کو بطور استعارہ مختلف مفاہیم کے لیے استعمال کیا ہے۔ استعارہ باب استفعال سے ہے جس کا لغوی معنیٰ کوئی چیز مستعار یا ادھار لینا[۸]

مسجد قرطبہ اور اقبال

اے حرم قرطبہ! عشق سے تیرا وجود
عشق سراپا دوام جسمیں نہیں رفت و بود
تیری بناء پائیدار، تیرے ستوں ہیں بے شمار
شام کے صحرا میں ہو جیسے ہجوم نخیل(۹)

اقبال نے اپنی وفات سے پانچ سال قبل ۱۹۳۳ میں یہ مشہور نظم "مسجد قرطبہ" لکھی اسے ۷۸۵ کے قرین عبد الرحمٰن اول نے کئی سالوں میں تعمیر کروایا۔ سیاہ ادوار میں جب کہ مسلم تہذیب اپنے عروج پر تھی یہ مسجد اپنی انوکھی طرز، سائز اور اونچی چھتوں کی وجہ سے فنی کارنامے کی نمائندگی کرتی ہے گویا یہ مغرب میں اسلام کی موجودگی کی آئینہ دار ہے۔ اس نظم میں اقبال گویا اسلام کی ترقی و مضبوطی کو مسجد کی شکل میں بطور استعارہ پیش کرتے ہیں۔ یہ ان کی مساجد سے گہری وابستگی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

مسجد شب بھر۔۔۔۔اور اقبال

مسجد تو بنا دی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے

من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا[10]

یہ اشعار علامہ اقبال نے بانگ درا کے آخر میں "ظریفانہ" کے عنوان سے لکھی ہے۔ یہ مسجد لاہور میں شاہ عالمہ گیٹ کے قریب ایک رات میں مسلمانوں نے تعمیر کیا جب کہ اس مسجد کی جگہ پر دیگر مذاہب کے پیروکار سکھ، ہندو اور عیسائی اپنا معبد خانہ تعمیر کرنا چاہتے تھے۔ اقبال نے ان اشعار میں امت مسلمہ کو اس حوالے سے بیدار کیا ہے کہ مسجد بنانا کمال نہیں بلکہ اسے آباد رکھنا جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا؛

﴿انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الأخر واقام الصلوٰۃ و أتی الزکوٰۃ و لم یخش الااللہ فعسیٰ اولٰئک ان یکونوا مھتدین﴾[11]

ترجمہ: بے شک وہ لوگ جو اللہ کی مسجدوں کو آباد رکھتے ہیں، وہ اللہ پر ایمان لاتے، نماز قائم کرتے، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے عنقریب اللہ انہیں ہدایت دے گا۔

اپنے باطن کی پاکیزگی اور طہارت کا اہتمام کرنا شرف انسانیت ہے۔ ان اشعار میں اقبال نے مسجد کو عمل پیہم اور تطہیر قلب کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔ وہ محض ظاہری سجدہ نہیں بلکہ اخلاص و عمل سے بندگی خدا اور احکام شریعت کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا پیغام دیتے ہیں۔

ذکر کعبہ۔۔۔۔اور اقبال کے افکار

گرچہ ہے میری جستجو دیر و حرم کی نقشبند

مری فغاں سے رستخیز کعبہ و سومنات میں[12]

اس شعر میں علامہ صاحب نے مسلمان کو عبادت کے صحیح مقصد یعنی معرفت الٰہی کی طرف لانے کی کوشش کی ہے کہتے ہیں؛ اگر انسان کی جستجو محض عبادت خانوں تک جانے کے لیے ہو تو یہ گویا معرفت الٰہی کے حصول کی کوشش ہوگی۔ اس لیے کعبہ ہو یا بت خانہ و سومنات یہاں انسان کی فغاں (یعنی جان بوجھ کر منہ موڑنا، یہوں مراد نوائے شوق کا ناپید ہونا)[13] ایک ہی مقصد کے لیے ہوتی ہے اور وہ ہے شعور یعنی علم وحی کے ذریعے رب کا ادراک کر لینا۔[14]

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

شفاخانہ حجاز اور اقبال کی عقیدت

کہیں اقبال حجاز میں کھلنے والے شفاخانہ سے متعلق اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں کہ جہاں کی مٹی خود مریضوں کے لیے شفا ہو اسے شفاخانے کی کیا حاجت ہے۔

اوروں کو دیں حضور یہ پیغام زندگی
میں موت ڈھونڈھتا ہوں زمین حجاز میں (۱۵)

اس نظم میں اقبال حرم مدینہ سے جذباتی و قلبی وابستگی کا اظہار کر رہے ہیں کہ مرد مومن کا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ زمین حجاز تو خود شفا کی سرزمین ہے وہاں کسی شفاخانے کی بھلا کیا ضرورت ہے۔ یہاں اقبال نے ظاہری شفا کو باطنی امراض سے شفا کے لیے حجاز کے شفاخانے کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔

مسجدوں میں طویل سجدے اور اقبال کی فکر

ترکی کے مجاہدین کا ایک وفد لاہور آیا اور مسجد میں نماز ادا کرنے کے بعد اقبال سے پوچھا کہ یہاں ائمہ کرام بیت طویل قرات و سجدے کیوں کرتے ہیں تو اس پر اقبال نے امت مسلمہ کی کاہلی اور جہاد سے بے رغبتی کرتے ہوئے اسے غلامانہ سجدے قرار دیا کہ غلام کو تو احیائے ملت و حیات احرار سے کوئی تعلق نہیں اس لیے وہ طویل سجدے کرتا ہے جب کہ مرد حر کے ذمے امتوں کا نظام ہے اسے جہاد کے ذریعے نعرہ تکبیر کی سربلندی کے لیے ہزار کام ہیں لہٰذا وہ طویل سجدے نہیں کرتا۔ کاش اس امت کے مرد مومن میں یہ فکر بیدار ہو جائے۔

کہا مجاہد ترکی نے مجھ سے بعد نماز
طویل سجدہ ہیں کیوں اسقدر تمہارے امام
ہزار کام ہیں مردان حر کو دنیا میں
انہیں کے ذوق عمل سے ہیں زندگی کے نظام
بدن غلام کا ہے سوز عمل سے محروم
کہ ہے مرور غلاموں کے روز و شب پہ حرام (۱۶)

ان اشعار میں اقبال نے مساجد کے طویل سجدوں کو مردان حر کی کاہلی اور غیر متحرک و غیر فعال طرز حیات کے لیے بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

تعمیر معاشرت واصلاح انسانیت میں مساجد کی اہمیت

محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ فرد اور انسان کے لیے رہنما نہیں بلکہ انسانیت اور معاشرے کے لیے ہے۔ فرد تنہا کوئی حقیقت نہیں رکھتا اس کی ساری اہمیت و معنویت کا سرچشمہ معاشرہ وملت ہے۔ آپ کی سیرت ﷺ تطہیر انسان نہیں بلکہ تطہیر انسانیت چاہتی ہے یہی وجہ ہے کہ آپ نے انفرادی تبلیغ پر توجہ نہیں دی بلکہ صفہ کے چبوترے میں قیام کرنے والوں کی تربیت افکار اور تطہیر قلوب پر خصوصی توجہ دی گئی[۱۷] یہاں تک کہ دیگر عام مسلمان اصحاب صفہ کی ضروریات وحاجات کا خیال رکھتے یوں اس ایک منظم جماعت نے ایک کامل معاشرہ کا روپ بدل کر دوسروں کو فیض یاب کیا۔ آپ نے مساجد میں اس تربیتی لائحہ عمل سے ایک ایسے منظم معاشرے کی بنیاد رکھی جس نے اپنے زمانے کے سیاسی نظم اور معاشی اقدار کو بدل دیا۔ جس نے انسان کو مجہولیت اور انفعال سے نکال کر ایک حقیقی قوت فاعلہ متحرکہ بنادیا جس سے اس عیسائی اور نوافلاطونی نظریہ کی تردید کر دی جس کے مطابق انسان ایک مجبور اور بے بس ہستی ہے اور معاشرے اور ملت کی اصلاح کرنے سے قاصر ہے آپ ﷺ کی موثر تعلیمات نے یہ سکھا دیا کہ انسان اپنی عقل و بصیرت، جدوجہد و فعلیت سے زمانے کا رخ بدل سکتا ہے۔ تقدیر کا دھارا موڑ سکتا ہے۔

یونہی جدید فلسفے سے آگہی سے اقبال کی فکری استعداد بلند ہوئی وہیں دانش کی نارسائی کا بھی انہیں اندازہ ہوا اس لئے مغرب کی کھوکھلی معاشرتی روایات انہیں سخت ناپسند تھیں۔[۱۸] لیکن چونکہ ان کی تہذیب میں کسی نبوت کا رول ماڈل نہیں تھا نہ ہی اس کی بنیاد کسی آفاقی اور الٰہی پیغام پر تھی لہٰذا اقبال نے مسجد کو مسلمانوں کی تہذیبی علامت اور رمز کی حیثیت سے دیکھا مسجد کے نقش و نگار انہیں مومن کے اخلاق حسنہ، بلند ظرفی، وسیع القلبی اور مذہبی رواداری کی تصویر میں متشکل دکھائی دیتے اقبال نے مسجد میں دی جانے والی اذانوں کو آسمانی پیام ہدایت اور ابدی دعوت قرار دیا جو رنگ، مذہب اور نسل سے بالاتر ہر انسان کے لیے تھی۔[۱۹]

سیرت النبی ﷺ میں مسجد اور مذہبی رواداری۔۔۔ اختصاصی جائزہ

مسلمانوں کی عبادت گاہیں مذہبی رواداری کی اعلیٰ ترین مثال ہیں جہاں دی جانے والی تعلیمات نے پوری دنیا میں انقلاب پیدا کر دیا آپ ﷺ نے اپنے اصحاب کے لیے ایسا تربیتی لائحہ عمل تیار کیا جس پر عمل پیرا ہو کر انہوں نے غیر مسلموں کی زمینیں ہی نہیں ان کے قلب و اذہان کو بھی تسخیر کر لیا۔ اسلام آفاقی دین ہے جس کی عالمگیر تعلیمات ہر دور، ہر قوم، ہر مذہب اور ہر فرد کے لیے یکساں اہمیت رکھتی ہے۔ غیر مسلم ایمانی کیفیت سے

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

بے بہرہ ہوتا ہے وہ وحی الٰہی جیسے حساس اور ماورائے عقل جوہر نبوت کو جھٹلا سکتا ہے مگر اس کی تعلیمات کو جاننے کی ضرورت اپنی جگہ مقدم رہے گی کیونکہ اس کے اندر استعداد ایمان بہر حال موجود ہے۔ اس لیے آپ ﷺ نے بین المذاہب رواداری اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہوئے موثر ترین اقدامات کیے جن میں مساجد میں تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ دیگر مذاہب و ملت کی طرف اسفار و وفود کا بھیجنا اور آنے والے وفود کا گرمجوشی سے استقبال کرنا بھی شامل ہے۔

وفی السنة السادسة كثرت بعوثه صلى الله عليه وسلم

۶ ہجری میں رسول اللہ کے سفارتی وفود کثرت سے دیگر ممالک کی طرف روانہ ہوئے جس میں حکومت فارس، شاہ حبشہ، مملکت مصر و عمان، بحرین، یمامہ اور دمشق وغیرہ شامل ہیں (۲۰)۔ محمد رسول اللہ ﷺ ان آنے والے وفود کے ساتھ جو مدینے میں آتے انہیں مسجد میں ٹھہرایا جاتا مسلمان بہت عزت و احترام کا برتاؤ کرتے اور اسقدر رواداری کا مظاہرہ کرتے کہ ان کی بہت سی نازیبا باتوں کو بھی برداشت کر جاتے۔ یہاں تک کہ سب سے بدترین وفد بنو عامر قبیلے کے تین افراد عامر بن طفیل، جبار بن سلمی، اربد بن قیس پر مشتمل تھا ان کی بھی غیر مہذب اور گستاخانہ گفتگو اور ان کی طرف سے دی گئی مدینے کو تہس نہس کر دینے کی دھمکی کو بھی برداشت کیا اور جواب میں آپ ﷺ نے صرف دعا فرمائی کہ اے اللہ؛ تو عامر کے فتنوں سے ہمیں محفوظ فرما۔ یہاں تک کہ اپنی وفات شریف کے آخری ایام میں آپ نے ان غیر مسلم وفود سے متعلق مسلمانوں کو ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی جیسا کہ نجران کے عیسائیوں کا وفد مسجد نبوی میں آیا جب کہ آپ ﷺ عصر ادا کر چکے تھے وہ لوگ یمنی لباس پہنے قبائیں لیے ہوئے تھے آپ نے صحابہ کرام کو ان سے حسن سلوک کا حکم دیا اور انہیں دعوت اسلام دی (۲۱).

ایک مرتبہ قبیلہ بنو سعد سے ایک شخص ضمام بن ثعلبہ نے اپنا اونٹ مسجد نبوی کے اندر باندھ کر انتہائی درشت لہجے میں آپ سے اسلام سے متعلق معلومات لیں جس پر انتہائی خندہ پیشانی سے آپ ﷺ نے اس شخص کو تبلیغ کی یہاں تک کہ وہ اسلام لے آیا۔ (۲۲)

بلکہ آپ ﷺ نے جن وفود اسلامیہ کو تبلیغ کی غرض سے دور دراز ممالک میں بھیجا انہیں بھی تاکید فرمائی کہ اسلام کو نہایت شوق اور اخلاص کے ساتھ پھیلانا اور لوگوں کے ساتھ نرمی کرنا انہیں بشارت دینا اور متنفر نہ کرنا۔ اسی طرح مساجد میں فتوے جاری کرنے کا بھی رواج عام تھا (۲۳) غیر مسلموں کے ساتھ صلح جوئی اور رخاوت

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

کی اس سے بڑھ کر مثال اور کیا ہو سکتی ہے کہ اپنے تو اپنے غیر بھی ان کے تعریف میں رطب اللسان رہتے۔ آپ ﷺ کی تبلیغی کاوشوں میں غیر مسلموں کی ضیافت داریوں کے شواہد بھی ملتے ہیں۔

قیام امن میں مساجد کا جاندار کردار دور حاضر کی اہم ضرورت

آج جب کہ فرقہ واریت، مذہبی دہشت گردی اور منافرت نے معاشرے کے سکون کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے مسلمان آج راہ امن جو کہ اسلام کی راہ ہے سے ہٹ چکا ہے۔ جب کہ اسلام تلوار سے نہیں بلکہ پیغام امن سے دنیا میں چھایا ہے جس میں مساجد کا بہت بڑا کردار ہوا کرتا تھا اگر آج کے دور کا موازنہ کریں تو آج مساجد خدا کا گھر نہیں بلکہ لوگوں کے من چاہے فرقوں کا گھر دکھائی دیتی ہے آج مساجد کے دروازوں پر "بیت اللہ" کے بجائے حنفی، بریلوی، اہل تشیع، دیوبندی لکھا ہوا نظر آتا ہے، مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کو ہوا دیتے ہوئے خطبات و تقاریر معاشرتی امن کو تباہ کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سیرت مطہرہ ﷺ کی روشنی میں مساجد کے تقدس اور ان کے صحیح مصرف کو رواج بحال کیا جائے افراد کی تربیت، مذہبی رواداری، دعوت و تبلیغ اور مصالح عسامہ جیسے احسن مقاصد کے لیے مساجد کی راہ کو ہموار کیا جائے تا کہ عبادت سے مراد محض جبین کا زمین سے لگنا نا ہو بلکہ قلب کو بھی اللہ کی جانب جھکایا جائے جیسا کہ اقبال نے اپنی شاعری میں اس کا پیغام دیا ہے۔ اور اقبال کی شاعری کا مفہوم بھی عوام الناس تک پہنچایا جائے۔

اقبال کی شاعری محض ان کے دلی جذبات کی عکاس ہی نہیں تھی بلکہ انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کے پیغام کو بزبان شاعری عام کیا اور نوجوانان امت کے دلوں میں انقلاب پیدا کر دیا[۲۴] اقبال یہ بات بخوبی جان چکے تھے کہ قوموں کے عروج کا انحصار نوجوانوں کے کردار پر ہوتا ہے۔ دور حاضر میں نسلی تفاخر نے امت مسلمہ کے نوجوانوں کے اندر عدم برداشت کو ہوا دے رکھی ہے وہ اپنے مذہب کے نام پر فرقہ واریت اور نفرتوں کو پھیلا رہے ہیں۔

ہست دین مصطفیٰ دین حیات
شرع او تفسیر آئینہ حیات
تا شعار مصطفیٰ از دست رفت
قوم رار مز بقا از دست رفت (۲۵)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

اقبال نے اپنی شاعری میں مساجد کو بطور استعارہ استعمال کیا ہے۔ اقبال نے مختلف مساجد کا ذکر کرتے ہوئے جہاں مسجد قرطبہ کا ذکر کیا وہاں اسلام کی ترقی و مضبوطی کو، مسجد شب بھر کا ذکر کر کے باطنی طہارت و عمل پیہم کو، کعبہ و حرم کا ذکر کر کے بندگی خداوندی کی حقیقت کو، حجاز کے شفاخانے کو ذکر کر کے حرم کی زمین سے والہانہ عقیدت اور امراض باطنیہ سے شفا کو بطور استعارہ بیان کیا ہے۔ اقبال نے مساجد کے طویل سجدوں کو مردان حر کی غیر فعال و غیر متحرک زندگی کے لیے بطور استعارہ پیش کیا ہے۔ بلاشبہ اقبال کی شاعری قرآن کا پیغام ہے جس کے اسرار و رموز میں در نایاب گم ہیں۔ دین اسلام میں بھی مساجد کا کردار انہیں مقاصد و مطالب کا مظہر ہے۔ جس کی عکاسی اقبال کی شاعری کرتی ہے۔

اس سلسلے میں چند سفارشات پیش خدمت ہیں۔

- مساجد کا جو مصرف دور رسالت میں تھا اس پر عمل کیا جائے۔
- مساجد کو چونکہ دعوت و تبلیغ میں مرکزی مقام حاصل ہے لہٰذا فرقہ واریت سے پاک کر کے وحدت اور یگانگت کی علامت بنایا جائے۔
- مذہبی منافرت اور عدم برداشت کی حامل تقاریر پر پابندی لگائی جائے۔ اور مردان حر کے لیے ایسے درس و تدریس کا اہتمام کیا جائے جو روایتی موضوعات کے علاوہ عمل پیہم، جذبہ جہاد، بیداری امت کو پیدا کرنے میں معاون ثابت ہوں جس کے شواہد اقبال کی شاعری میں موجود ہیں۔
- مساجد کو بیت اللہ بنایا جائے اور فرقہ وارنہ علامات کو ختم کیا جائے۔
- افراد کی تربیت و قلبی تطہیر کے ساتھ اسلام کا پیغام انسانیت بھی عام کیا جائے۔
- پیغام اقبال میں موجود عبادت کے حقیقی معنوں کو اجاگر کیا جائے۔
- اس سلسلے میں علمی کانفرسیں، سیمینار منعقد کروائے جائیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

- مساجد میں امامت و خطابت کے لیے اسلامی سکالرز کی خدمات لی جائیں جو دینی علوم سے بہرہ مند ہونے کے ساتھ ساتھ عصری علوم میں بھی مہارت رکھتے ہوں۔ اور اقبال کی شاعری میں موجود اسرار و رموز سے بھی شناآوری رکھتے ہوں۔

حوالہ جات

۱۔ الشعراء:۲۲۵

۲۔ الحجرات:۱۳

۳۔ رحمۃ اللعالمین،۔ قاضی سلیمان منصور پوری،(کراچی: دار الاشاعت ۱۴۱۱ء)1:35

۴۔ الجامع الصحیح البخاری، امام محمد بن اسماعیل، باب کتاب الایمان،(کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۱۹۶۱)،۱۳:۱

۵۔ الرعد:۱۸

۶۔ آل عمران:۱۷۶

۷۔ Islām at the Crossroads, Muhammad Asad , (Malysia:The other Press, Kuala Lumpur, 2005), p-۵۵

۸۔ المنجد، لوئیس معلوف، مترجم: عبد الحفیظ بلیاوی (لاہور: خزینہ علم و ادب)ص-۵۹۴

۹۔ حفیظ گوہر، کلیات اقبال (لاہور: گوہر پبلیکیشنز)ص-۴۱۵

۱۰۔ کلیات اقبال، ص-۳۳۰

۱۱۔ التوبہ:۱۸

۱۲۔ کلیات اقبال: غزلیات، ص-۳۳۷

۱۳۔ اقبالیات: شرح بال جبریل، ایک سلسلہ گفتگو، مقالہ نگار: احمد جاوید (لاہور: اقبال اکیڈمی ۲۰۱۱) ۵۳:۳، ص-۵۸

۱۴۔ شرح بال جبریل، ڈاکٹر قاری محمد طاہر

۱۵۔ کلیات اقبال: شفاخانہ حجاز، ص-۲۳۲

۱۶۔ کلیات اقبال؛ غلاموں کی نماز، ص-۵۸۸

۱۷۔ سیرت النبی، شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، (لاہور: الفیصل ناشران ۱۹۹۱) ۱۸۲:۱

۱۸۔ اقبالیات: تفہیم و تجزیہ، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، (لاہور: اقبال اکیڈمی ۲۰۰۴) ص-۶۳

۱۹۔ قوش اقبال، سید ابو الحسن ندوی، (کراچی: مجلس نشریات اسلام) ص-۱۶۹

۲۰۔ عہد رسالت میں معاشرہ اور مملکت کی تشکیل، محمد یوسف فاروقی، (لاہور: اظہار القرآن اردو بازار، ۲۰۱۲) ۲۲۱۔۲۲۵

۲۱۔ سیرت ابن ہشام، عبد الملک بن محمد بن ہشام، (مکتبہ مقبول اکیڈمی: لاہور)، ص-۳۲۰

۲۲۔ الجامع الصحیح البخاری، کتاب العلم، حدیث نمبر-۶۳

۲۳۔ الجامع الصحیح البخاری، امام محمد بن اسماعیل، باب کتاب الصلوٰۃ، (کراچی: قدیمی کتب خانہ، ۱۹۶۱) ۶۰:۱

۲۴۔ پیام اقبال بنام نوجوانان امت، سید قاسم محمود (لاہور: اقبال اکادمی) ص-۲۸۲

۲۵۔ اقبال اور ہم، ڈاکٹر اسرار احمد (لاہور: انجمن خدام القرآن) ص-۹۵